بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یومِ سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳۱ ہجرت ۱۳۴۵ھش | ۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ | ۳۱ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے

غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے۔ پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے وہ مومن اور حنیف ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔

ترک نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جائیں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے جیسے وہ شاخیں۔ پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ مطلع رہیں کہ ان کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۷-۱۸ جون بروز جمعہ و ہفتہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوگا۔ ایسے اجتماعات خدا تعالیٰ کے فضل سے گوناگوں برکات کے حامل ہوتے ہیں۔ انصار کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی روحانی برکات سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقامی سکرٹریوں کا تقرر

مکرم حبیب اللہ صاحب بٹ کو جماعت احمدیہ کراچی میں اور مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب کو جماعت احمدیہ لاہور میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے وعدہ جات حاصل کرنے اور چندہ کی وصولی کے انتظام کے لئے مقامی سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے توقع ہے کہ ان ہر دو عہدیداران حضرات سے ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

احمدیہ ہوسٹل لاہور

احمدیہ ہوسٹل لاہور مورخہ ۷ مئی سے ۱۰۴C ماڈل ٹاؤن کوٹھی حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب میں منتقل ہو گیا ہے نئی عمارت میں کم و بیش ۵۰ طلباء کی رہائش کی گنجائش ہے۔ اخراجات ہوسٹل دوسرے ہوسٹلوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ نماز باجماعت اور درس القرآن کا انتظام ہے۔ جو احمدی طلباء یونیورسٹی اور لاہور کے دوسرے کالجوں میں زیر تعلیم ہیں۔ ہوسٹل کی دینی فضا اور دیگر مراعات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور)

ضروری تصحیح

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کے الفضل میں صفحہ اول پر "اخبار احمدیہ" کے زیر عنوان مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب ڈائرکٹر فیتھ اینڈ لمیٹڈ لاہور کے فرزند مکرم چوہدری انیس احمد صاحب کے نکاح کی خبر شائع ہوئی ہے۔ خبر میں مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب کا نام سہو کتابت سے غلام احمد لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں (ادارہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۶ء

یحرفون الکلم من بعد مواضعہ

المنیر لائل پور نے مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۶ء میں صفحہ ۸ پر ایک "معاصر عزیز" "لولاک" کا اداریہ "یہ فرقان فورس کی بلا ہے؟" زیر عنوان اپنے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اس اداریہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کی خاطر حکومت پر بھی الزام تراشی کی گئی ہے۔ اداریہ کے آغاز میں الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء کا ایک اعلان محرف و مبدل کر کے دیا گیا ہے جو محرف و مبدل صورت میں حسب ذیل ہے۔ "لولاک" کے اداریہ نویس فرماتے ہیں:۔

"قادیانیوں کے ترجمان اخبار الفضل نے اپنی اشاعت ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء میں اعلان کیا ہے کہ

"فرقان فورس میں شامل ہو کر جن قادیانیوں نے ۴۵ دن یعنی ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء (فائر بندی کی تاریخ) تک کشمیر کی لڑائی میں حصہ لیا۔ وہ اب مندرجہ ذیل نمونہ کی رسید بنا کر اس پر دستخط ثبت کر کے مقامی قادیانی جماعت کے امیر کے دستخط کروا کر ملک محمد رفیق دارالصدر غربی ربوہ کو بھجوا دیں۔ جس افسر کو ایڈریس کرنا ہے وہ جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ یہ رسیدیں ربوہ سے راولپنڈی جائیں گی

... راولپنڈی سے ان لوگوں کے کشمیر میڈل ربوہ آئیں گے اور اس کی اطلاع "الفضل" میں شائع ہو گی۔ اور پھر یہ میڈل ربوہ میں ان قادیانیوں کو تقسیم کئے جائیں گے"۔

قادیانی جماعت کے ترجمان "الفضل" میں ملک محمد رفیق صاحب کے یہ پُر اسرار اعلانات پڑھ کر سخت تعجب اور حیرت ہوئی کہ اٹھارہ برس کے بعد فرقان فورس کے قادیانیوں کو کشمیر میڈل ملنے کا آخر قصہ کیا ہے۔

فرقان فورس کے متعلق اس پر اسرار اعلان کا تعلق ملک کے محکمہ دفاع سے ہے۔ محکمہ دفاع کی نزاکت اور تقدیس کے پیش نظر ہم اس بہت بڑے سکینڈل کی تفصیلات میں جانے سے قاصر ہیں"

(المنبر لائل پور ۲۸ محرم ۱۳۸۶ھ ص ۸)

اب قارئین کرام الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء کے الفضل میں آخری صفحہ پر اصل اعلان دیکھیں۔

"کشمیر میڈل کے بارہ میں ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کے الفضل میں اعلان کیا گیا تھا اس سلسلہ میں جو پتہ جات موصول ہوئے اس کی اطلاع متعلقہ دفتر کو راولپنڈی کر دی گئی تھی۔ امید ہے ان کی طرف سے تمغہ جات پہنچ چکے ہوں گے۔ جن احباب کو ابھی تک تمغہ نہیں ملا۔ وہ اس کے حصول کے لئے تبدیل شدہ طریق کار اختیار کریں۔ اب اس تمغہ کے جاز مجاہدین یعنی جنہوں نے فائر بندی کی تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ۴۵ دن فرقان فورس میں خدمت کی ہو۔ وہ مندرجہ ذیل نمونہ کے مطابق رسید تیار کر کے اور اس پر اپنے دستخط کر کے (نام وہی ہو جو فرقان میں لکھوایا تھا کمی بیشی نہ ہو) اور گواہ کے طور پر پریذیڈنٹ یا متعلقہ امیر مقامی کے دستخط ثبت کرا کے خاکسار کو بھجوا دیں۔ یہ رسیدات اکٹھی ہونے پر راولپنڈی بھجوا کر تمغہ جات یہاں ربوہ منگوا لئے جائیں گے یہاں پہنچنے پر الفضل کے ذریعہ سب کو اطلاع کر دی جائے گی۔ اس صورت میں احباب اپنے تمغہ جات یہاں سے حاصل کر سکیں گے رسیدات بھجوانے کی وہی احباب تکلیف فرمائیں۔ جنہوں نے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء تک پورے ۴۵ دن خدمت کی ہو۔ نیز ان رسیدات کے ساتھ کوائف بھجواتے وقت اپنے نمبر ولدیت اور جہاں سے فرقان میں شامل ہوئے تھے اس پتہ سے بھی ضرور اطلاع دیں۔ نمونہ رسید درج ذیل ہے۔

(ملک محمد رفیق دارالصدر غربی الف ربوہ)

RECEIPT

"Y NO ______ RANK ______ NAME ______
HAVE RECEIVED TAMGH-I-DIFA WITH CLAPS KASHMIR-1948 WITH RIBBON 6. (ONE) FROM CRO AKRF ON ______

SIGNATURE ______

SIGNATURE OF WITNESS ______

(الفضل ۲۳/۳/۶۶ ص ۸)

اس کے متعلق تو ہم سورۃ مائدہ کی حسب ذیل آیات ہی شائع کر دیتے ہیں۔

یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا آمنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم ومن الذین ھادوا سمّٰعون للکذب سمّٰعون لقوم آخرین لم یاتوک یحرفون الکلم من بعد مواضعہ یقولون ان اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا ومن یرد اللہ فتنتہ فلن تملک لہ من اللہ شیئا اولٰئک الذین لم یرد اللہ ان یطھر قلوبھم لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم ۰ (مائدہ آیت ۴۲)

ہم ان آیات اللہ کا ترجمہ یہاں درج نہیں کرتے۔ کیونکہ المنبر اور لولاک کے مدیران خیر سے عالم فاضل ہیں۔

ذیل میں ہم محولہ بالا اداریہ سے ایک ٹکڑا نقل کرتے ہیں۔ تاکہ حکومت اور محکمہ کو اس پُر اسرار سکینڈل کا علم ہو جائے کہ حضرت "لولاک" کے مدیر کی دیانت ہے فرماتے ہیں:

"اس خطرناک سکینڈل کی تفصیلات میں جانا دراصل انٹیلی جنس بیورو کا کام ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ احباب ربوہ کا یہ اعلان محکمہ انٹیلی جنس کے نوٹس میں آیا ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ اعلان اس محکمہ کے کارپردازان تیز بین کے نوٹس میں آیا ہے۔ تو وہ اس پُر اسرار اعلان کے تہ منظر کو بھی سمجھ سکے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اگرچہ اس محکمہ کے سربراہ بھی ایک قادیانی افسر بتائے جاتے ہیں۔ تاہم ہمیں ان کی حب الوطنی پر کوئی شبہ نہیں ہے۔

ہم اس سکینڈل کو براہ راست مغربی پاکستان کے عظیم المرتبت گورنر جناب ملک امیر محمد خان پاکستان کی قابل فخر فوج کے عظیم جرنیل خان محمد یحییٰ خان صاحب۔ پاک فوج کے مجاہد اعظم جنرل محمد موسیٰ خان اور ملک کے بیدار مغز صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کی یہ سرگرمیاں ملک کی قابل احترام فوج کے مفاد کے منافی ہیں"۔

(المنبر لائل پور ۲۸ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ ص ۸)

یعنی حکومت کے کسی فرد کو بھی یہ علم نہیں۔ صرف اس پُر اسرار سکینڈل کا پہلی دفعہ اگر کسی کو علم ہوا ہے تو وہ لولاک کے مدیر کا اشتعال انگیز ذہن ہے۔ یعنی ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

(باقی)

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا تسلی بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو نصرتِ خداوندی حاصل تھی

(از مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب تبسم ایم۔ اے)

یہ جنوری ۱۹۴۴ء کی بات ہے۔ مَیں اُس زمانہ میں متحدہ ہندوستان کے مرکزی محکمہ دفاع میں ملازم تھا اور بمبئی میں متعین تھا میری رہائش علاقہ جہانگیشمی کی ایک پنج منزلہ عمارت کی سب سے بالائی منزل میں تھی۔ یہ منزل پوری کی پوری میرے پاس تھی اور مَیں اس میں تنہا مقیم تھا۔ بچے پیچھے وطن میں تھے اور میرے کھانے وغیرہ کا انتظام، مکان کی دیکھ بھال اور ضروریات کی بہم رسانی ایک مقررہ ماہوار رقم پر اسی عمارت کی تیسری منزل میں مقیم ایک فرخ آبادی مسلمان کنبے کے سپرد تھی۔ میرے پاس کوئی ملازم بھی کوئی نہیں تھا۔

مَیں حسبِ معمول صبح کے ساڑھے تین بجے اٹھا، تہجد پڑھی اور قرآن کے رُبع پارے کی تلاوت کی۔ مَیں ان معمولات کے بعد روشنی گُل کر کے سو جانے کا عادی تھا مگر اُس دن مَیں روشنی گُل کرنے کے بعد چارپائی پر لیٹنے کی بجائے کسی وجہ کے بغیر فرش پر ہی بیٹھا رہا۔ اُس وقت مَیں نہ تو عبادت کر رہا تھا اور نہ کوئی دوسرا خیال میرے دماغ میں تھا۔ مَیں قطعی طور پر خالی الذہن تھا۔ نیند بھی بالکل نہیں آ رہی تھی۔ اتنے میں یکایک میرے کمرے میں نہایت تیز روشنی ہوئی جو دن کی روشنی سے بھی کئی گنا شدید تھی۔ اس روشنی کی مدت شاید بجلی کے کوندے سے بھی کم تھی مگر اس سے میری آنکھیں بہت زیادہ چندھیا گئیں۔ اس کے بعد پھر شدید تاریکی تھی۔ ابھی چند سیکنڈ گزرے ہوں گے کہ میرے کمرے میں کچھ ایسا شدید شور ہوا جیسے کوئی بہت بڑا پرندہ بڑے زور سے اپنے پروں کو پھڑپھڑا کر کھڑکی کے راستے باہر نکل گیا ہو۔ اس سے مجھ پر بڑی دہشت طاری ہو گئی اور مَیں انتہائی بدحواسی کی حالت میں ننگے پاؤں بھاگا اور ہانپتا کانپتا سیڑھیوں کو پھلانگتا مکان کی چھت پر پہنچ گیا۔ اُس وقت ہوا تقریباً بند تھی مگر خنکی خاصی تھی کھلی فضا میں جلد ہی میرے حواس درست ہو گئے اور خوف بھی جاتا رہا۔ اب مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا تو ایک نہایت عجیب منظر نظر آیا۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ فضا بالکل صاف تھی۔ یوں معلوم ہوا جیسے آسمان معمول سے زیادہ اونچا ہو گیا ہے اور اس کا رنگ بہت زیادہ گہرا نیلا ہے۔ اس پر مشرق کے انتہائی کنارے سے لے کر مغرب کے انتہائی کنارے تک تقریباً ایک انچ چوڑی سیدھی لکیر ہے جو دودھ سے بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس لکیر کے ساتھ ساتھ بے شمار فرشتے آگے پیچھے مشرق سے مغرب کی طرف بڑی تیزی سے پرواز کر رہے ہیں۔ یہ فرشتے اس دودھیا لکیر سے ذرہ بھر اِدھر اُدھر نہیں ہوتے۔ کسی جگہ یہ ایک دوسرے کے پیچھے قطار میں ایک ایک ہیں۔ کہیں یہ شانہ بشانہ دو دو ہیں اور بعض دفعہ تین تین۔ ان کی رفتار اتنی تیز ہے کہ پلک جھپکنے میں یہ مشرق سے مغرب میں پہنچ جاتے ہیں۔ مَیں بڑی تیزی سے گردن گھما گھما کر کبھی مشرق کی طرف تکتا ہوں کبھی مغرب کی طرف۔ یہ فرشتے ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی بہت بڑی مہم ان کے مدِّنظر ہے جسے سر کرنے کے لئے یہ اتنی تیزی سے اُڑے جا رہے ہیں۔ مشرق کی طرف سے مغرب کو ان کی یہ پرواز جاری رہی لیکن ساتھ ہی اکّا دُکّا فرشتے اسی تیزی سے مغرب کی طرف سے مشرق کو بھی پرواز کرتے دکھائی دیئے مگر ان کی تعداد بہت کم تھی۔ اور یہ بھی اسی دودھیا لکیر کے ساتھ ساتھ پرواز کر رہے تھے۔

انہماک والے کام میں وقت کی مقدار کا پورا شعور نہیں رہتا اس لئے مَیں یہ نہیں کہہ سکتا یہ منظر دراصل کتنی دیر موجود رہا لیکن یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کئی منٹ رہا۔ یہ منظر کوئی خواب، کوئی رؤیا، کوئی کشف، کوئی الہام نہیں تھا۔ نہ مَیں سویا ہوا تھا نہ مجھ پر کوئی جزوی غنودگی طاری تھی۔ بلکہ مَیں نے یہ منظر اپنے کامل ہوش و حواس کی موجودگی میں اپنی گوشت پوست سے بنی ہوئی آنکھوں سے دیکھا اور مسلسل کئی منٹ دیکھا۔

اُس وقت اس نظارے کی کوئی تشریح میری سمجھ میں نہ آ سکی اور نہ مَیں نے کسی دوست سے اس کا ذکر کرنا ہی مناسب سمجھا۔ دوسرے دن اتفاق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب مرحوم سے ملاقات ہو گئی۔ مَیں نے علیحدگی میں اُن سے یہ واقعہ بیان کیا مگر وہ بھی اس کی کوئی تشریح نہ کر سکے۔ انہوں نے صرف اتنا فرمایا:۔

"معلوم ہوتا ہے خدا تعالےٰ نے دنیا کی صورتِ حال سے متعلق کوئی خاص اور نیا پروگرام بنایا ہے جسے پورا کرنے کے لئے فرشتوں کو مامور کیا گیا ہے"۔

اس کے بعد کوئی غیر معمولی بات نہ ہوئی۔ ہاں مَیں نے مسلسل کئی راتیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کو خواب میں دیکھا جس میں وہ اپنے معمول کے کام کرتے دکھائی دیتے مگر حضرت صاحبؓ سے اس منظر کا کوئی تعلق میری سمجھ میں نہ آیا۔ یہ جنگ کا زمانہ تھا۔ ڈاک پنجاب سے بمبئی تین تین ہفتے بعد پہنچتی تھی۔ پھر اُس زمانہ میں روزنامہ الفضل بھی میرے زیرِ مطالعہ نہیں تھا اس لئے مجھے وہم تک نہ تھا کہ اس آسمانی نظارے کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ یا جماعتِ احمدیہ سے ہے۔

اس واقعہ کے ڈیڑھ دو مہینے بعد محترم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب مرحوم سے پھر اتفاقیہ ملاقات ہوئی تو وہ مجلس میں سے مجھے علیحدہ ایک طرف لے گئے اور فرمایا:۔

"آپ نے جب وہ واقعہ سنایا تو مَیں نے تاریخ نوٹ کر لی تھی اب اس واقعہ کی تشریح سورج کی طرح روشن ہو گئی ہے۔ جس صبح آپ نے وہ آسمانی نظارہ دیکھا عین اُسی دن چند گھنٹے بعد حضرت صاحبؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے حضور کے اس دعوے کی بنا خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے کسی نئے اور عظیم الشان پروگرام پر ہے جسے محض اپنی کوشش سے پورا کر سکنا شاید جماعتِ احمدیہ کے بس کی بات نہیں ہو گی۔ اس میں خدا کے مامور کردہ فرشتے بڑا کردار ادا کریں گے۔ ان فرشتوں کی سرگرمی آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں"۔

مجھے وہ آسمانی نظارہ کبھی نہیں بھولا لیکن میں نے کسی سے اس کا ذکر کرنا کبھی مناسب نہیں سمجھا۔ یہاں تک کہ میں اپنے آپ سے اس لئے ناراض رہا کہ مَیں اسے جذب کیوں نہ کر سکا اور حضرت سیٹھ صاحب سے اس کا ذکر کیوں کر دیا۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی توجہ سے فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا اور اس کا ذکر روزنامہ الفضل میں ہوا تو وہ آسمانی نظارہ ایک دفعہ پھر بڑی شدت سے میرے دماغ کے پردے پر اُبھر آیا ہے۔ چونکہ اس آسمانی نظارے کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ سے ہے اور حضور رضؓ کے عظیم الشان کارناموں، تعمیری کاوشوں، ہمہ گیر منصوبہ بندیوں اور مسلسل پروگراموں کے تحفّظ اور وسعت کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا ہے اس لئے میرے دل میں تحریک ہوئی ہے کہ مَیں اس نظارے کا ذکر کر دوں۔ اس سے حضورؓ کی عظمت اور قدسی قوتِ کار کی ایک جھلک نظر آ جائیگی۔

اپنے بے شمار مشاہدات، بصیرت اور شرحِ صدر کی بناء پر میرا ایمان ہے کہ احمدیت کے ذریعے اسلام کے احیاء و فروغ سے متعلق حضورؓ کا تیار کردہ ہر منصوبہ یا خدا تعالےٰ کے براہِ راست ارشاد کا نتیجہ تھا یا پھر اگر وہ خدا تعالےٰ کے ارشاد کا نتیجہ نہیں بلکہ حضورؓ کے اپنے ذہنِ رسا کی تخلیق تھا تو وہ خدا تعالےٰ کو اتنا پسند آیا کہ خود خدا نے اسے اپنا لیا اور اس کی عملی کامیابی کا ضامن بن گیا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ حضور کی زبانِ مبارک سے کسی منصوبے کا اعلان کرانے سے پہلے متوقع اور غیر متوقع مخالفت کے ہر نازک موڑ پر ناکہ بندی کے لئے فرشتوں کو مامور کر دیتا رہا اور فرشتے قطار در قطار مغرب و مشرق میں پہنچ کر اپنی اپنی پوزیشن سنبھال لیتے رہے ان منصوبوں کو بہر حال کامیاب ہونا تھا۔ یہ خدا کی تقدیر تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ کا یہ خاص کرم ہے کہ اس نے ان منصوبوں کی تکمیل اپنے بندوں کے ذریعے کرانے کا اہتمام فرما کر یہ موقع دیا کہ ہم اپنے امام و مطاع کی آواز پر کچھ قربانیاں دے کر ان فتوحات کو اپنے نام لکھوا سکیں۔ یہ سودا کتنا سستا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے کارنامے جو خدا تعالےٰ کے ارشاد اور پسندیدگی کی چھاپ ہے۔ یہ کارنامے بہر حال زندہ رہیں گے

اور امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ ان کے حجم، نتائج و اثرات میں ایزاد و توسیع ہوتی رہے گی۔ خدا تعالےٰ اس کا اہتمام کئی طریقوں سے کر سکتا تھا لیکن یہ اس کا مزید فضل و کرم ہے کہ اس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبانِ مبارک سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان کرا کر ہمیں موقع عطا فرمایا ہے کہ مالی قربانی دے کر ہم خدا تعالےٰ کے اس کارنامے کو اپنے نام لکھا لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ایک بھی دوست کو اس سستے سودے سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ یہ کرنے کا کام ہے ہمیں اسے ضرور کر لینا چاہیئے۔ میں خود لمبے عرصہ سے شدید مالی دشواریوں کے ہاتھوں پریشان ہوں لیکن یہ نادر موقع ہاتھ سے جانے دینا میری بہت ہی بدقسمتی ہوگی۔ اس لئے میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو ایک ہزار روپیہ بطور عطیہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ اس فاؤنڈیشن کا سرمایہ بالآخر کروڑوں روپے تک پہنچے گا۔ اس میں میرا ایک ہزار سمندر میں قطرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن بقول غالب ع

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

میں ان سطور کے ذریعے ان تمام دوستوں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ جن کے دل میں اسلام کی شوکتِ رفتہ واپس لانے کا شوق اور دنیا کے قلوب میں خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرنے کی دُھن ہے کہ وہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں چندہ دیں اور ضرور دیں۔ سیدی و مولائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسی صفات رکھنے والا انسان بمشکل کئی صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ انسانیت پر ان کے جو بے پایاں احسانات ہیں ان کے اعتراف کا عملی طریقہ یہی ہے کہ ان کے زندہ جاوید کارناموں کو ترقی دی جائے۔ اور یہی فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد ہے۔

درخواست دُعا

عزیزم لطف الرحمٰن صاحب پسر ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور کمزوری زیادہ ہو گئی ہے لہذا بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (جماعت علی کارکن دفتر خزانہ)

قابلِ تقلید نمونہ

مکرم خان کرامت اللہ خان صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز پشاور شہر نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اپنے ایک خط میں عرض کیا ہے کہ انہوں نے اپنی قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے خلاف درخواست کی ہوئی تھی اس کیس میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ موصوف نے لکھا ہے کہ ان کی یہ کامیابی سیدنا حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی معجز نما توجہ اور حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ) کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

اپنی اس کامیابی پر اظہارِ تشکر کے طور پر خان صاحب موصوف نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے پانچ ہزار روپیہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے جس میں سے ایک ہزار روپیہ وہ یکم جولائی ۶۶ء سے پہلے ادا کر دیں گے اور باقی چار ہزار روپیہ اس فیصلہ کے مطابق واجب ہو نیوالی بقایا تنخواہ ملنے پر ادا کریں گے۔

موصوف نے اپنی بقیہ زندگی تبلیغِ اسلام کے لئے وقف کرتے ہوئے اپنی خدمات حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس مخلص دوست کی کامیابی کو مبارک بنائے اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے پیش کردہ قربانی نیز وقفِ زندگی کے عزم کو اُن کے لئے اور اُن کے خاندان کے لئے بابرکت بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

محترم کرامت اللہ خان صاحب کا یہ نمونہ جماعت کے احباب کے لئے قابلِ تقلید ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جماعت کے احباب کو اپنے انعامات پر بہترین رنگ میں اظہارِ تشکر کی توفیق عطا فرما وے۔ آمین۔

شیخ مبارک احمد

سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

دورہ انسپکٹر وصایا:- نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے سید مبارک احمد شاہ صاحب مرور۔ انسپکٹر وصایا کو شہر و ضلع راولپنڈی کے دورہ کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ عہدیدارانِ جماعت سے توقع ہے کہ ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

ہمارا خُدا ایک زندہ خُدا ہے
بڑا مہرباں اور بڑا باوفا ہے

ہے ظاہر میں او جھل نگاہِ بشر سے
مگر در حقیقت نظر آ رہا ہے

ہے روزی دہندہ وہی ہر بشر کا
جسے جو مِلا ہے اُسی سے مِلا ہے

نرالا ہے ہر پیار سے پیار اُس کا
مزا اُس سے اُلفت کا سب سے جُدا ہے

کیا جس نے اُس کے تغافل کا شکوہ
وہ اُس کی اداؤں سے ناآشنا ہے

وہ اوّل وہ آخر وہ ظاہر وہ باطن
وہی ابتدا اور وہی انتہا ہے

نہیں اُس سے پنہاں کوئی شئے جہاں کی
حقیقت وہ ہر چیز کی جانتا ہے

ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
سوا اُس کے انجام سب کا فنا ہے

مصیبت زدوں مفلسوں بیکسوں کا
جہاں میں فقط اِک وہی آسرا ہے

وہی ہے ہر اک خیر و برکت کا منبع
وہی ہر دو عالم کا حاجت روا ہے

نہیں اُس سے بڑھ کر وفادار کوئی
وہ شافی و کافی و مشکل کشا ہے

کرے بے وفائی جو اُس باوفا سے
وہ گم گشتۂ راہِ صدق و صفا ہے

یہ چاند اور سُورج یہ روشن ستارے
حقیقت میں پرتو اُسی نُور کا ہے

مثال اُس کے نُوروں کی مشکوٰۃ ہے اک
جہاں ایک "مصباح" رکھا ہؤا ہے

وہ مصباح ہے اک زجاجہ کے اندر
زجاجہ سراپا ضیا ہی ضیا ہے

درخشندہ کوکب کوئی شب کو جیسے
جہاں کی ہر اک شئے کو چمکا رہا ہے

نہ وہ مشرقی ہے نہ وہ مغربی ہے
سلوک اُس کا ہر ایک سے ایک سا ہے

وطن کے لئے جان جس نے بھی دیدی
رہِ حق میں قربان جو ہو گیا ہے

وہ فخرِ وطن غازئِ قوم و ملّت
شہیدانِ اسلام میں جا ملا ہے

کہو اُس مجاہد کو مُردہ نہ ہرگز
کہ وہ دائمی زندگی پا چکا ہے

ذرہ چشمِ بینا سے دیکھو تو یارو
ہمارا خُدا کتنا پیارا خدا ہے

الٰہی ہو اسلام دُنیا میں غالب
دُعا تیرے صدّیق کی یہ سدا ہے

(محمد صدیق امرتسری۔ از سنگاپور)

چوہدری شاہ محمد صاحب کا پتہ

ایک دوست مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب کے موجودہ پتہ کی فوری ضرورت ہے۔ آپ ۱۹۵۹ء میں علی پور ڈاکخانہ جودھ پور ضلع ملتان میں یا قریب کی کسی جماعت میں مقیم تھے۔ جو پتہ دفتر میں موجود ہے وہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اگر چوہدری شاہ محمد صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مفصل پتہ سے آگاہ فرمائیں۔ شکریہ۔

مرزا طاہر احمد

ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ

تحریک جدید کا اجراء اور اس کے مقاصد

مکرم سردار عبدالحق صاحب واقف زندگی

ہمارے محسن اعظم حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ "جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اس وقت سے لے کر قیامت تک دجالی فتنہ سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہوگا" آج یہ دجالی فتنہ زوروں پر ہے۔

اسی دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اس مشن کو پورا کرنے اور اس مقصد عظیم کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بلیغ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعود مسعود فرزند حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائی۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ سو تحریک جدید کے انیس ۱۹ مطالبات اسلامی حصن حصین کے انیس ۱۹ برج ہیں جہاں سے لشکر دجال پر گولہ باری کی جاتی اور اسلام کا دفاع کیا جاتا ہے۔

یہی وہ سد ذوالقرنین ہے جس کی تعمیر اس زمانہ کے ذوالقرنین سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے فرزند دلبند گرامی ارجمند کے ذریعہ مقدر تھی۔ سو الحمد للہ کہ سد ذوالقرنین دجال اور اس کے لشکروں کا مقابلہ کرنے کے لئے تعمیر ہو چکی اور یہ آہنی حصار مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ ہر وہ اسلامی سپاہی جو محبت دین کا دعوٰی اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اس کے لئے اس "اسلامی حصار" کے دروازے کھلے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ آئے اور اس قلعہ میں داخل ہو کر داد شجاعت دے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی اسلام کی باقی نہیں رہی۔ نہ اس کے تمدنی احکام قائم ہیں نہ سیاسی احکام قائم ہیں ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی۔ جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہوگا اتنا بغض اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو۔ اس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر کو دنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں ہمیں چین اور اطمینان کی نیند نہیں سو سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ہمارے تن بدن میں تو اس کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی۔ دونوں کی بنیادیں متضاد اصول پر ہیں اور ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دنیاوی لذات اور عیش پرستی پر ہے اور اسلام کی بنیاد کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے اس لئے ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔ مگر یہ امر یاد رکھو کہ انگریز اور مغربیت میں فرق ہے۔ انگریز انسان ہیں اور ویسے ہی انسان ہیں جیسے ہم اور اس لحاظ سے انگریز ہدایت پا سکتے ہیں۔ لیکن مغربیت ہدایت نہیں پا سکتی۔ وہ شیطان کا ہتھیار اور جب تک اسے توڑا نہیں جائے گا۔ دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا یہی وہ بدبخت چیز ہے جس کو قائم رکھنے کے لئے میں تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ مغربی اثرات کو کبھی قبول نہ کریں جو احمدی میٹھے پانی کا طلبگار ہے وہ ضرور ان سے الگ رہے گا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ کڑوا اور میٹھا پانی اکٹھے ایک برتن میں جذب ہو جائیں۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ جو غیر احمدی ہیں وہ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہ لائیں پھر بھی ان کا فرض ہے کہ وہ مغربیت کی کبھی نقل نہ کریں۔ کیونکہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم نہیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلکہ ان کے بھیجنے والے خدا تعالیٰ کی تعلیم ہے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو کھانے پینے پہننے اور تمدن و معاشرت سے تعلق رکھنے والے کئی امور میں مغربیت کی نقل کرتا اور اس کی نقل میں خوشی اور فخر کرتا ہے۔ اسی طرح بعض احمدی نوجوان باوجود سمجھانے کے اس طرف جاتے ہیں۔ یہ لوگ صرف نام کے احمدی ہیں حقیقی احمدی نہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ بعض غیر احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ شادی بیاہ اور دوسرے معاملات میں آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو کیوں اجازت نہیں دیتے کہ وہ ہمارے ساتھ تعلقات قائم کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ایک مٹکا دودھ کا بھرا ہوا ہو اور اس میں کھٹی لسی کے تین چار قطرے بھی ڈال دئے جائیں تو سارا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔ مگر لوگ اس حکمت کو نہیں سمجھتے کہ قوم کی قوت عملیہ کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے دوسروں سے الگ رکھا جائے۔ اور ان کے بد اثرات سے اسے بچایا جاتے۔ آخر ہم نے دشمنان اسلام سے روحانی جنگ لڑنی ہے اگر ان سے مغلوب اور ان کی نقل کرنے والے لوگوں سے مل جل کر رہیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم بھی یورپ کے نقال ہو جائیں گے۔ اور ہم بھی جہاد قرآنی سے غافل ہو جائیں گے۔ پس خود اسلام اور مسلمانوں کے فائدہ کے لئے ہمیں دوسری جماعتوں سے نہیں ملنا چاہیئے تاکہ ہم غافل ہو کر اپنا فرض جو تبلیغ اسلام کا ہے بھول نہ جائیں جس طرح دوسرے مسلمان بھول گئے ہیں۔ اسلام میں پہلے ہی سپاہیوں کی کمی ہے اگر تھوڑے بہت سپاہی جو اسے میسر ہیں وہ بھی سست ہو جائیں تو انہوں نے اسلام کی طرف سے دشمنوں کا کیا مقابلہ کرنا ہے۔

قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ذوالقرنین سے بعض قوموں نے درخواست کی کہ یاجوج و ماجوج نے ہمارے علاقوں میں بڑا فساد برپا کر رکھا ہے۔ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں تاکہ وہ ہم میں داخل ہو کر کوئی خرابی پیدا نہ کر سکیں۔ چونکہ اس زمانہ کے ذوالقرنین بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اسلئے بالکل ممکن ہے کہ ذوالقرنین کے دیوار حائل کرنے سے مراد اس زمانہ میں مغربیت اور اسلام میں ہی دیوار حائل کرنا ہو اور دو قوموں سے مراد دو قسم کے جذبات اور قومی خیالات و افکار ہوں۔ بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم مغربیت اور اسلام کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کر دیں جس کے بعد ہمارے اندر داخل ہونے کا راستہ کھلا نہ رہے اور اسلامی فوج ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہو جائے جس پر شیطان کا کوئی حملہ کارگر نہ ہو سکے"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۱۴۰ تا ۱۱۴۱)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں اسلام اور احمدیت کا سچا سپاہی بنائے۔ تاکہ ہمارے ہر قول اور عمل کے نتیجہ میں ہمارے ناقص وجودوں میں سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی تصویر نظر آنے لگ جائے۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد

درخواست دعا

میرا ماموں زاد بھائی عبدالرؤف ابن عبدالقدوس صاحب سمن آباد لاہور بعارضہ ٹائیفائڈ بہت بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

داؤد احمد خان دارالرحمت وسطی ربوہ

ضرورت معلم

جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں بچوں کی دینی تربیت قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے۔ مقامی جماعت کی طرف سے رہائش کے لئے جگہ کے علاوہ پچاس روپے ماہوار گزارہ کے دیا جائیں گے۔ عمر رسیدہ امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ایک ماہ کے اندر اندر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے ان کی تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

(انچارج اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

لاہور میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقاریر

مورخہ ۲۰ مئی کو شام کے پانچ بجے مزنگ کے علاقہ میں جناب میر مشتاق احمد صاحب کے مکان پر مستورات کا ایک اہم جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض بیگم صاحبہ محمد نذیر صاحب ادھوی سٹی مجسٹریٹ نے سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے چالیس منٹ تک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ صدر جلسہ نے حضرت ام متین صاحبہ کی تقریر کی بہت تعریف کی۔ آخر میں بیگم صاحبہ میر مشتاق احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا ۷ بجے دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

مورخہ ۲۱ مئی کو حلقہ مغلپورہ میں مکان چوہدری غلام رسول صاحب پانچ بجے شام زیر صدارت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ لطیفہ بیگم صاحبہ نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تعلق باللہ کے موضوع پر اہم تقریر فرمائی۔ آخر میں حمیدہ بیگم صاحبہ نے شکریہ ادا کیا۔ غیر از جماعت مستورات بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رپورٹ جلسہ ہائے لجنات اماء اللہ بر موقعہ سنگ بنیاد مسجد ڈنمارک

سب لجنات کو الفضل کے ذریعہ یہ خوشکن خبر پہنچ چکی ہوگی کہ ۶ مئی کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد کوپن ہیگن ڈنمارک کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اس دن مرکز میں بھی اور باہر کی لجنات نے بھی دعائیہ جلسے منعقد کئے۔ اور اجتماعی دعائیں کی گئیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس مسجد کو تبلیغ اسلام کے لئے ایک مرکز کی حیثیت عطا فرمائے۔ اور بہت سی برگشتہ روحیں اس کے ذریعہ اپنے محبوب حقیقی کو پہچانیں۔

ذیل میں ان لجنات کے نام درج ہیں جن کی طرف سے ہمیں جلسہ کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ لائل پور	۲۔ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ
۳۔ " " " سانگھڑ	۴۔ " " " ایبٹ آباد
۵۔ " " " جہلم	۶۔ " " " کوٹ سلطان
۷۔ " " " گھٹیالیاں	۸۔ " " " گوٹھ غلام محمد

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے داماد عزیزم لطیف احمد آف جونڈ ڈ عرصہ سے بے کار ہیں۔ خاکسار بھی بوجہ بیکاری پریشان ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے (میاں چراغ الدین احمدی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میں مسلسل پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ نیز میرے بچے ناصر احمد نے انٹرویو دینا ہے۔ درخواست دعا ہے۔ والدہ ملک ناصر احمد دار الرحمت گجرانوالہ

۳۔ خاکسار سخت مشکلات سے دوچار ہے۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ مدت سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے

شیخ عمر علی محمد ابراہیم نگوی جامعہ نصرت حال غلہ منڈی سرگودھا

۴۔ چند مقدمات کے سلسلہ میں بہت دقتوں کا اندیشہ ہے۔ اور بڑی پریشانی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ پریشانی سے نجات دے (خاکسار ایم ایس خالد)

۵۔ برادرم مبارک احمد صاحب کھوکھر قریباً ایک ہفتہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست ہے۔ (مبارک احمد ظفر زرگر کی مسلم گوجرانوالہ)

۶۔ خاکسار کی اہلیہ سول ہاسپیل رحیم یار خان میں بغرض علاج داخل ہے۔ ڈاکٹروں کی دو رائیں ہیں۔ پیچیدہ اور خطرناک ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمود احمد قریشی معرفت سیالکوٹ ہاؤس رحیم یار خان)

۷۔ میرے برادر نسبتی عزیز عطاء اللہ صاحب عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں جو باعث تشویش ہے نیز بندہ کے پھوپھی زاد بھائی چوہدری عبداللہ خان صاحب سب انسپکٹر پولیس سنٹرل ہسپتال ملاوجنڈی میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام دونوں کی صحتیابی کے لئے دعا فرماویں (محمد اسلم بیکرز ہالی جماعت احمدیہ گجرات)

یہ بچہ
شہزادہ
نہ سہی

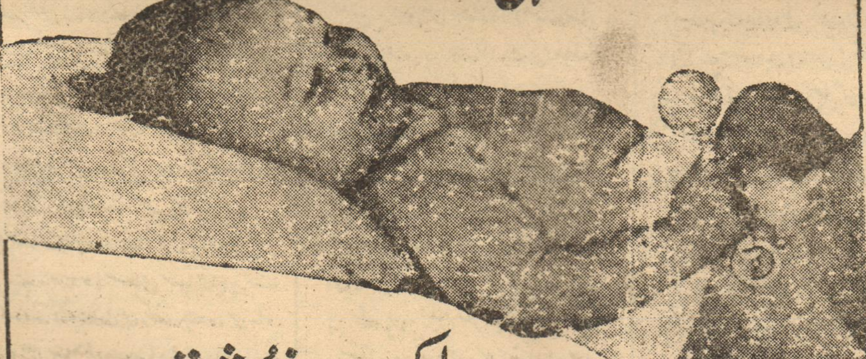

لیکن ہے خوش قسمت!

اس کے دور اندیش والدین نے اس کے نام پر پوسٹل لائف انشورنس کی تعلیمی پالیسی لے رکھی ہے جس کی رقم اس کی عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہے گی۔ یہ پالیسی اس کی آئندہ تعلیم، خوشی اور خوشحالی کی ضامن ہے۔

آپ بھی اپنے بچے کے لئے پوسٹل لائف پالیسی لیکر اس کے مستقبل کو خوشگوار بنا سکتے ہیں۔

تفصیلات کیلئے اپنے نزدیک ترین ڈاک خانہ سے رجوع کیجئے

پوسٹل لائف انشورنس

ملک میں زندگی کے بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ

اپنے گھر بار کے لئے بچت کیجئے اپنے وطن کے لئے

DFP 5/5/66

UNITED

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے، سالانہ قیمت صرف چھ روپے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

THE IDEAL MAN

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ نفسی)
کے موضوع پر حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ
کے معرکۃ الآراء لیکچر
انسان کامل!
کا
انگریزی ترجمہ!
از قلم پیر صلاح الدین ڈپٹی کمشنر
۳۲ روپے فی سینکڑہ۔ ملنے کا پتہ:۔ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

اعلانات دار القضاء

کرم میاں محمد حسین صاحب ساکن محمد نگر میو روڈ گلی نمبر ۱۶ مکان نمبر ۶ متصل گڑھی شاہو لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم حاجی حسن دین صاحب مرحوم اور میں نے مل کر قطعہ ۹ بلاک نمبر ۱ محلہ دار النصر ربوہ رقبہ نصف کنال لیا ہوا ہے۔ مکرم حاجی حسن دین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس لئے یہ قطعہ سالم میرے نام منتقل کیا جائے اس درخواست پر مکرم ملک فضل کریم خان صاحب صدر حلقہ محمد نگر کی تصدیق درج ہے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ مکرم حاجی صاحب مرحوم کی بیوہ فضل النساء صاحبہ سے دریافت کیا گیا ہے۔ انہوں نے مکرم میاں محمد حسین صاحب کے نام یہ قطعہ منتقل کر دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے،

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۲۔ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبد الغنی صاحب مرحوم محلہ دار الیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے بیٹے مسمی بشیر احمد صاحب مرحوم کے نام محلہ دار الیمن ربوہ میں ایک کنال زمین الاٹ شدہ ہے جس پر مکان بھی تعمیر کیا ہوا ہے۔ بلاک ۱۰ پلاٹ نمبر ۱۸ ہے یہ مکان مع زمین میری دونوں بیٹیوں مسماۃ مہدی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب اور مسماۃ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی صاحب ساکن محلہ دار الیمن ربوہ کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ ہمارے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اس درخواست پر مکرم صدر صاحب محلہ دار الیمن مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم کی تصدیق درج ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ دل کی تکلیف سے کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جس سے نڈھال ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین

(محمد الدین کارکن دفتر آبادی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

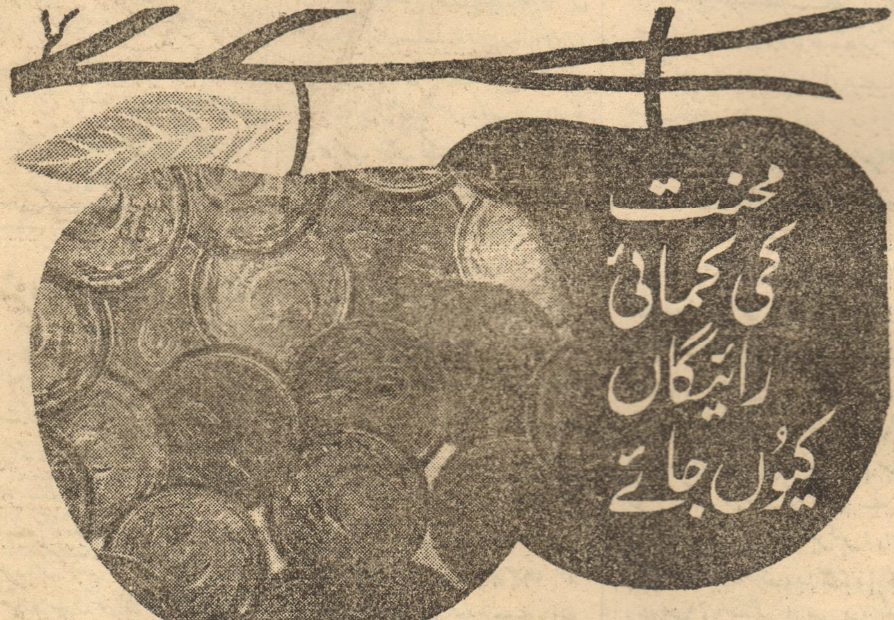

اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت سے آپ اُسی وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ مسلسل بچت کی عادت ڈالیں اور بچت کے لئے پوسٹ آفس سیونگ بنک سے بہتر اور کونسی جگہ ہو سکتی ہے؟
آپ کی جمع شدہ رقم میں ۳½ فیصد سالانہ کے حساب سے ہر مہینہ منافع جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔ آپ کا حساب آپ کی پاس بک میں ہوگا جس سے رقم جمع کرنے اور نکالنے میں سہولت ہوتی ہے۔
نہ ٹوکن کی ضرورت ——— نہ انتظار کی زحمت
آپ صرف دو روپے سے بچت شروع کر سکتے ہیں۔ آج ہی قریبی پوسٹ آفس میں سیونگ اکاؤنٹ کھولیئے۔

عام اکاؤنٹ پر ۳½ فیصد سالانہ اور ایک سال، دو سال اور تین سال کے لئے فکسڈ ڈیپازٹ پر علی الترتیب ۴ فیصد، ۴½ فیصد اور ۵ فیصد منافع حاصل کیجئے

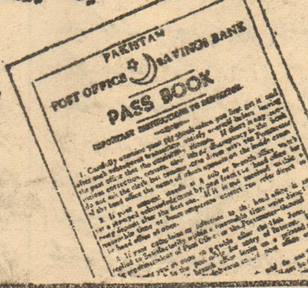

پوسٹ آفس
سیونگ بنک

اپنے گھر بار کیلئے
بچت کیجئے
اپنے وطن کیلئے

NATIONAL 567 D

بواسیر (PILES)
خونی ہو یا بادی، پائلز کیور (PILES CURE)
کی چار طاقتور خوراکوں سے دور ہو جاتی ہے
قیمت ۱۰/- بیس دن کا کورس۔ ایک خوراک ۳/- روپے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی
۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

جب تک جان اور مال کو دین کی راہ میں قربان نہ کیا جائے اجر نہیں مل سکتا

بیعت کے عہد کو اسی رنگ میں نبھاؤ جس طرح صحابہؓ نے نبھایا تھا،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت کی حقیقت اور اس کا اصل مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ابوھریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے۔ جیب سے رومال نکالا اور تھوک صاف کرنے کے بعد بولے بخ بخ ابوھریرہؓ۔ کسی نے پوچھا کیا بات ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک وقت تھا کہ جسم ڈھانپنے کے لئے پورا کپڑا بھی میرے پاس نہ ہوتا تھا آج میں اس رومال میں تھوک رہا ہوں جو ایران کے بادشاہ کے سامنے دربار کے موقع پر رکھا جاتا تھا۔ اکثر وقت فاقہ سے گزارا کرتے تھے۔ بعض وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے میں بے ہوش ہو جاتا اور لوگ مرگی کا دورہ سمجھتے۔ ایک دفعہ میں بھوک کی وجہ سے بہت بے تاب تھا مگر کسی سے سوال نہ کرتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ گزرے تو میں نے ایک آیت پوچھی جس سے میرا مطلب یہ تھا کہ وہ مطلب سمجھ کر اپنے گھر تک لے جائیں اور کھانا کھلائیں مگر وہ نہ سمجھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دیکھا اور میری بھوک کی حالت کو معلوم کر لیا۔ آپؐ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا آیا۔ میں نے خیال کیا آپ مجھے دیدیں گے مگر آپ نے حکم دیا کہ پہلے دوسرے حاضرین کو پلاؤ۔ میں نے پیالہ ان کو دے دیا۔ سب نے پیا مگر پیالہ ختم نہ ہوا۔ پھر میری باری آئی میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا ایسا شیریں اور لذیذ تھا کہ اس کی لذت میرے ناخنوں تک پہنچ گئی۔ پس جب ان لوگوں نے اپنے جان و مال کو اس طرح سپرد کیا تبھی انعاموں کے وارث ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق ذکر ہے کہ ان کا لڑکا ایک جنگ کے بعد ان سے ملا۔ اس جنگ میں وہ کفار کی طرف سے لڑا تھا۔ اس

نے کہا کہ ایک موقعہ ایسا تھا کہ میں آپ کو قتل کر سکتا تھا مگر پدرانہ تعلق نے میرے ہاتھ کو روک دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اگر تو میرے سامنے آجاتا تو میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔ الغرض جب تک رشتہ داری اور جان اور مال کو اس طرح دین کے بارہ میں قربان نہ کیا جائے تب تک اجر نہیں مل سکتے،

یہ بیعت جو میرے ہاتھ پر اس وقت کی گئی ہے وہ میری بیعت نہیں ہے، بلکہ مسیح موعودؑ کی ہے۔ پھر مسیح موعودؑ کی بھی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور غور کیا جائے تو آنحضرتؐ کی بھی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ہے۔ یہی بیعت قیامت تک چلے گی۔ سو اس کو اسی رنگ میں نبھاؤ جس طرح صحابہؓ نے نبھایا تھا۔ انھوں نے قربانیاں کیں تبھی انعام پائے

انہوں نے دنیوی آرام کے مقابلہ پر ہمیشگی کی زندگی کو ترجیح دی۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں کہ مشکلات کے وقت بیعت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں دراصل ایسے ہی موقع ہوتے ہیں جن پر ایمان کی پرکھ ہوتی ہے۔ سو ایسے وقتوں میں ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بیعت کے بعد ان کی جان اپنی نہیں رہتی۔ یہ خدا کا برتن ہے چاہے تو توڑے چاہے رکھے۔ پس دلیری اور جرأت سے کام لے کر مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور خدمتِ دین میں کمربستہ رہنا چاہیئے۔ انسان کو چاہیئے کہ بیعت کے مفہوم کو اس طرح سمجھے کہ اس جان کے بدلہ میں دنیا کا کچھ نہ مانگے۔ اس کی جان مال اور اولاد سب خدا کے ہیں۔ اس کے حکموں کے ماتحت ان کو صرف کرے اور دین کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ جب تک کل احکام کو مان کر اشاعتِ دین نہ کرے ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اور بیعت کا حق ادا نہیں ہوتا۔"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۴۱ء)

اعلانِ نکاح

میرے بڑے بھائی مکرم سید تنویر احمد ابن سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم کا نکاح کمال بی بی صاحبہ بنت غلام محمد خان صاحب آف افغانستان کے ساتھ دو ہزار روپے مہر پر از راہ شفقت حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا

احباب جماعت صحابہ کرام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

سید شاہ میر احمد اشرف
ابن سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم کارکن دارالضیافت۔ ربوہ۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لائل پور: ۳۰ مئی۔ حکومت پاکستان نے بھارت کو روسی اسلحہ کی دوبارہ ترسیل شروع کرنے پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سوویت حکومت کو بھارت کی فوجی امداد کے مضمرات سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ و امور کشمیر چوہدری علی اکبر خان نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس ضمن میں روس کے پارلیمانی وفد کو بھی پاکستانی عوام کے ردعمل سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا بھارت کو اسلحہ کی دوبارہ ترسیل ایسے حالات میں کی گئی ہے جب کہ وہ اعلان تاشقند کی کھلی خلاف ورزی کر رہا ہے اور مقبوضہ کشمیر کے عوام پر بدترین مظالم توڑ رہا ہے۔ لیکن پاکستان بھارت کو کشمیریوں کا قتل عام جاری رکھنے کی اجازت نہیں دے گا۔ انہوں نے روسی حکومت سے تصفیہ کشمیر کے لئے از سر نو کوششیں شروع کرنے کی اپیل کرتے ہوئے انتباہ کیا کہ اگر بھارت نے حسب وعدہ اس تنازعہ کو حل نہ کیا تو اس علاقہ کی صورت حال پھر خراب ہو جائے گی۔

شیلانگ: ۳۰ مئی ناگا حریت پسندوں نے کل آسام میں ایک اور ٹرین کو بم سے اڑا دیا۔ اس حادثے میں تیرہ افراد ہلاک اور اکتالیس شدید زخمی ہوئے۔ وس ڈاؤن ایکسپریس کو یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب وہ بھلنی اسٹیشن کے قریب تھی دو مہینوں کے اندر آسام میں ریلوے کا یہ چوتھا اور بھارت میں پانچواں بڑا حادثہ ہے۔ ان حادثات میں مرنے والوں کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ بھارتی حکومت کے مطابق یہ تمام حادثات حریت پسندوں کی تخریبی کارروائیوں کی بنا پر ہوئے ہیں۔

نئی دہلی: ۳۰ مئی۔ مہاراشٹر میں دھولیا کے مقام پر پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپ ہو جانے سے ۱۰۰ افراد زخمی ہو گئے زخمیوں میں پولیس کے تیس افراد بھی شامل ہیں پولیس نے ہنگامہ کرنے کے الزام میں ۲۸۰ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہاں پہنچنے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ مظاہرین بجلی کی سپلائی بار بار رک جانے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے کیونکہ سپلائی رک جانے سے صنعتی مزدوروں میں بے روزگاری پھیل رہی ہے۔

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ سنت فتح سنگھ نے کہا ہے کہ سکھ اس طریقہ کار کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ جو پنجابی صوبے کی تشکیل ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔ سکھوں کا کہنا ہے کہ اس بنیاد کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس طرح وہ بڑے علاقے سے محروم ہو جائیں گے۔ کل سنت فتح سنگھ نے بھارتی وزیروں سے ملاقاتیں کیں دوران میں اپنی جماعت کا موقف واضح کر دیا۔ اکالی رہنما ماسٹر تارا سنگھ پنجابی صوبے کی اسکیم کو سرے سے مسترد کر چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آزاد سکھ ریاست بننی چاہیئے جس کے لئے وہ سکھوں کو حق خود اختیاری دینے پر زور دیتے ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان:۔ ۳۰ مئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے دریا خان اور ڈیرہ اسماعیل خان کے درمیان دریائے سندھ پر کنکریٹ کا پل تعمیر کرنے کے لئے سات کروڑ روپے کی منظوری دی ہے۔

کراچی ۳۰ مئی۔ حکومت آزاد کشمیر کے سابق صدر مسٹر خورشید نے تجویز پیش کی ہے کہ آزاد کشمیر حکومت کشمیری عوام کی حقیقی نمائندہ ہے لہذا پاکستان اور دیگر ممالک کو اسے تسلیم کر لینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا ہو گیا تو مسئلہ کشمیر کے حل میں بڑی مدد ملے گی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲